بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم یک شنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ اور اسہال کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ٭

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کو سر درد۔ نزلہ اور بخار کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ٭

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو سلسلہ تبلیغ لاہور بھیجا گیا ہے ٭

جلد ۳۱ | ۲ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۰۴

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

مجلس احرار نے اپنی قسمت اللہ کے سپرد کر دی

احباب کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی۔ کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ ہونے کی مدعی اور جماعت احمدیہ کے وجود کو صفحۂ عالم سے مٹا ڈالنے کا عزم رکھنے والی مجلس احرار اب اپنی قسمت اللہ کے حوالہ کر رہی ہے۔ ۲۶ اپریل کو ان لوگوں کا ایک جلسہ سہارنپور میں منعقد ہوا ہے جو بقول ان کے "مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند" کا جلسہ تھا۔ اس اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی ہے جس کا ایک ایک لفظ یاس و ناامیدی میں ڈوبا ہوا۔ اور اس مجلس کے عبرتناک انجام کا مرقع ہے۔ قرارداد بہت طول طویل۔ بے سروپا اور بے ربط سی ہے۔ بعض حصے ملاحظہ ہوں :-

"جہاں مجلس اس وقت حکومت سے متصادم نہیں ہے۔ وہاں وہ مذہبی یا سیاسی اختلاف بھی مناسب نہیں سمجھتی۔ اور وہ مسلمانوں کے درمیان خانہ جنگی کرنا ہرگز ہرگز پسندیدہ تصور نہیں کرتی۔ مجلس احرار موجودہ وقت میں حکومت برطانیہ سے کوئی مطالبہ کرنا پسند نہیں کرتی۔ اور اپنی قسمت کو اللہ کے سپرد کرنا زیادہ مناسب سمجھتی ہے۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں یا مسلم لیگ یا کانگرس کے سمجھوتہ کی راہ میں سنگ گراں بننے کی خواہشمند نہیں ہے اس کو ایسے سمجھوتوں سے کوئی زیادہ دلچسپی نہیں تاہم جو لوگ اس وقت سمجھوتہ کی کوشش کرنا چاہیں۔ وہ ان کو روکنا بھی پسند نہیں کرتی۔ جو کوئی سمجھوتہ چاہتا ہے۔ وہ بے شک مسلم لیگ اور جس کسی جماعت سے چاہے۔ باتیں کرے"

وغیرہ وغیرہ۔ (بحوالہ احسان یکم مئی)

جو لوگ آج سے چند سال قبل اس مجلس کی شوراشوری سے واقف ہیں۔ وہ اس سے بہت کچھ عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ ابھی تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے سوا کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ اپنی مجلس کے سوا کسی کو مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کا حقدار تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ اپنی رائے سے مختلف کسی رائے کو گوارا نہ کرتے ہوئے اس کے خلاف ہر قسم کی شورش اور فساد آرائی پر آمادہ رہتے تھے۔ اور اپنے مسلک کے خلاف ہر مسلک ان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ جنہوں نے ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسلمانوں کے اندر آتش افتراق بھڑکا رکھی تھی آج کس طرح خود بخود میدان سے ہٹ رہے اور پردۂ گمنامی میں مستور ہوتے جا رہے ہیں آج وہ ہر میدان سے گویا خود بخود پیچھے ہٹ کر اس امر کا اقرار کر رہے ہیں۔ کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور آئندہ بھی کامیابی کی انہیں کوئی امید نہیں ٭

آہ! یہ نظارہ کس قدر عبرتناک اور سبق آموز ہے۔ کہ جو مجلس ہندوستان میں حکومت برطانیہ کے وجود کو ہی برداشت کرنے کو تیار نہ تھی۔ اور کانگرس کے ساتھ مل کر اس کے خلاف شورش کرنے کی عادی تھی۔ آج ایسی شرافت پر اُتر رہی ہے۔ کہ اس سے کوئی مطالبہ کرنا بھی پسند نہیں کرتی۔ اور ایسی "پرہیزگار" بن چکی ہے۔ کہ اپنی قسمت اللہ کے سپرد کرنا زیادہ مناسب سمجھتی ہے"۔

اپنی قسمت اللہ کے سپرد کرنے کی بھی ایک ہی کہی۔ گویا پہلے ان کی قسمت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں نہ تھی۔ پہلے وہ اپنی قسمت کے آپ مالک تھے۔ خدا تعالیٰ کا اس سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ مگر اب انہوں نے بکمال مہربانی اسے خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا زیادہ مناسب سمجھا ہے۔ لیکن دراصل یہ فقرہ ان کی انتہائی مایوسی پر دال ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ہر طرف سے ناکام ہو چکے اور اس لئے آئندہ جدوجہد کو بے فائدہ سمجھتے ہوئے اسے ترک کرتے۔ اور اپنی قسمت کے لکھے پر مطمئن ہو کر خاموش بیٹھ جانا زیادہ مناسب سمجھتے ہیں۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ فقرہ دراصل اپنی نااہلیت پر پردہ ڈالنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ چند ایک لوگ جو مجلس احرار کہلاتے تھے۔ اب اس قابل ہی نہیں رہے۔ کہ وہ کوئی قابل ذکر کام کر سکیں۔ اور ملک کے کسی سیاسی یا مذہبی حلقہ پر اثر انداز ہو سکیں ٭

آج سے چند سال قبل کے ان لوگوں کے عزائم پر نگاہ ڈالئے۔ اور پھر اس قرارداد کو پڑھئے۔ قادیان میں ان لوگوں نے کچھ عرصہ تک جو شور و غوغا بلند رکھا۔ اس کا انجام بھی آج ہر شخص کے سامنے ہے۔ اور درحقیقت مجلس احرار آج سے بہت عرصہ قبل اپنی زندگی ختم کر چکی ہوئی ہے۔ تاہم جو کچھ کسر باقی تھی۔ وہ اس قرارداد نے پوری کر دی ہم اس بارے میں صرف اتنا عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ عین اس زمانہ میں جب یہ تحریک پورے زوروں پر تھی۔ اور ملک کے ہر حصہ میں لیڈران احرار کا طوطی بول رہا تھا۔ خدا تعالیٰ کے ایک عاجز مگر مقبول بندے نے ایک منبر پر کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا۔ کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین کو نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں اور یہ بھی فرمایا تھا کہ :-

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتاب زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حباب زندگی

اور آج احرار اپنے منہ سے اس کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کر رہے ہیں۔ وہ زمین جو ان کے پاؤں کے نیچے سے سرکتی دکھی گئی تھی۔ سرکتی سرکتی اب ان کے اوپر آ چکی ہے۔ اور وہ اس کے نیچے چھپ چکے ہیں یہ معمولی باتیں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور احمدیت کی صداقت کے واضح نشانات ہیں۔ اور جو کوئی چاہے ان سے سبق حاصل کر سکتا ہے جماعت احمدیہ کی پیدائش سے کر آج تک کئی اندرونی اور بیرونی فتنے اس کے خلاف اٹھے اور بڑے زور سے اٹھے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی اس جماعت کی ترقی کو نہ روک سکا۔ اگرچہ ہر بار مخالفین نے یہی سمجھا۔ کہ اب یہ جماعت باقی نہ رہ سکے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اور ہر مخالف کے مقابل پر اس کی حفاظت کی اور ہر مخالفت کے طوفان میں اس کے لئے ترقی کے سامان پیدا کر دیئے اور ایک سعید فطرت کے لئے اس کی صداقت کا [illegible]

تجنید اطفال احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ ہر سات سے پندرہ سال کی عمر کا بچہ مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخ مجلس اطفال کا رکن ہو۔ گو ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے صرف قادیان کے بچوں کے لئے اسے لازمی قرار دیا ہے۔ مگر حضور کی خواہش کے پیش نظر ہر جگہ ہر احمدی بچہ کو اس کا رکن بننا چاہیئے۔ قائدین۔ زعماء مربیان اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ و امراء حضرات سے التماس ہے۔ کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اگر ان کے ہاں مجلس اطفال قائم نہیں۔ تو اس کا قیام عمل میں لائیں۔ اور اگر مجلس قائم ہے لیکن بعض بچے تاحال اس تنظیم میں شامل نہیں ہوئے۔ تو انہیں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء (خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) شیخ محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ محاسب ادارہ الفضل امرت سر میں زیر علاج ہیں۔ (۲) حافظ محمد رمضان صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار اور ہسپتال امرت سر میں زیر علاج ہیں ان کی صحت کے لئے اور (۳) مولوی جلیل الدین احمد صاحب قادیان کی مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ اپریل ۴۲ء کو عزیزم مسعود احمد سلمہ کا نکاح امۃ الرحیم بیگم بنت بابو رحمت اللہ خان صاحب ساکن لدھیانہ سے پانچ سو روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا باعث کرے۔ خاکسار نیاز احمد نصر اللہ قادیان

دعائے مغفرت (۱) مسمات دولت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں نور حسن صاحب کوٹلی سرخراین ضلع سیالکوٹ جو ۲۱/۴/۴۲ کو فوت ہو کر امانتاً مدفون تھیں کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۲/۴/۴۲ کو جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) میرے ہاں لڑکا تولد ہوا جو بارہ گھنٹے زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ خاکسار محمد اعظم بوتالوی

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو نہایت دیندار۔ راستگو۔ نمازی۔ تہجد گزار اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا عالم اس قدر ہو۔ کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جا سکے۔ اور ذہین ہو کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جا سکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۵ اپریل ۴۲ء تک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللّٰھم زد فزد

۶۹۱ نذیر احمد صاحب ضلع گورداسپور
۶۹۲۔ مقبولاں صاحبہ "
۶۹۳۔ مقصوداں صاحبہ "
۶۹۴۔ عالم بی بی صاحبہ "
۶۹۵۔ عزیز بی بی صاحبہ "
۶۹۶۔ بوٹا صاحب "
۶۹۷۔ سردار بی بی صاحبہ "
۶۹۸۔ سکینہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۶۹۹۔ رشیدہ بیگم صاحبہ "
۷۰۰۔ محمد شریف صاحب "
۷۰۱۔ بی بی صاحبہ "
۷۰۲۔ اللہ دتا صاحب "
۷۰۳۔ مہر دین صاحب "
۷۰۴۔ محمد بی بی صاحبہ "
۷۰۵۔ فضل کریم صاحب "
۷۰۶۔ عبدالکریم صاحب "
۷۰۷۔ نذیر احمد صاحب "
۷۰۸۔ رحیم بخش صاحب "
۷۰۹۔ ابراہیم صاحب "
۷۱۰۔ حشمت علی صاحب "
۷۱۱۔ احمد علی صاحب گورداسپور
۷۱۲۔ جان محمد صاحب "
۷۱۳۔ عزیز احمد صاحب "
۷۱۴۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۷۱۵۔ فضل میراں صاحب "
۷۱۶۔ نذیراں بی بی صاحبہ "
۷۱۷۔ نذر میراں "
۷۱۸۔ علی احمد صاحب "
۷۱۹۔ عنایت بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۷۲۰۔ احمد علی صاحب "
۷۲۱۔ مبارک علی صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۲۲۔ بشارت علی صاحب "
۷۲۳۔ محمد لطیف صاحب "
۷۲۴۔ در محمد صاحب سندھ
۷۲۵۔ فاطمہ بی بی صاحبہ جہلم
۷۲۶۔ خان محمد صاحب سرحد
۷۲۷۔ محمد یعقوب صاحب ضلع شیخوپورہ
۷۲۸۔ کریم نواز صاحب گورداسپور
۷۲۹۔ ناظر حسین صاحب ضلع منٹگمری
۷۳۰۔ رحمت علی صاحب "
۷۳۱۔ طالب حسین صاحب "
۷۳۲۔ اسد اللہ صاحب بنگال
۷۳۳۔ رحمت خان صاحب ضلع گجرات
۷۳۴۔ محبوب علی صاحب سندھ
۷۳۵۔ بشیر احمد صاحب ضلع گجرات
۷۳۶۔ اقبال بیگم صاحبہ " سیالکوٹ
۷۳۷۔ حیات بی بی صاحبہ گجرات
۷۳۸۔ بی بی صاحبہ "
۷۳۹۔ حامد حسن خان صاحب یوپی
۷۴۰۔ نعمت علی صاحب ضلع شیخوپورہ
۷۴۱۔ نبی بخش صاحب امرت سر
۷۴۲۔ غلام رسول صاحب "
۷۴۳۔ غلام محی الدین صاحب "
۷۴۴۔ بابا بھاگ صاحب "
۷۴۵۔ فتح محمد صاحب "
۷۴۶۔ اسمٰعیل صاحب کاٹھیاوار
۷۴۷۔ رضیہ خاتون صاحبہ بنگال
۷۴۸۔ صفیہ خاتون صاحبہ "
۷۴۹۔ ظہیر الحق صاحب "
۷۵۰۔ حسین علی صاحب "
۷۵۱۔ عبدالعلی صاحب "
۷۵۲۔ محمد شمس الرحمٰن صاحب "
۷۵۳۔ پیاری بیگم صاحبہ یوپی
۷۵۴۔ قمر بی بی صاحبہ امرتسر
۷۵۵۔ عالم بی بی صاحبہ گورداسپور
۷۵۶۔ ساوراں صاحبہ "
۷۵۷۔ خورشید بیگم صاحبہ "
۷۵۸۔ غلام دین صاحب "
۷۵۹۔ سرداراں بی بی صاحبہ "
۷۶۰۔ مختاراں بی بی صاحبہ "
۷۶۱۔ ریشم بی بی صاحبہ "
۷۶۲۔ نور محمد صاحب "
۷۶۳۔ عمر بی بی صاحبہ "

لشکر محمود آخر بت شکن خواہد شدن

(از ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی کوہ مری)

الفت احمد چو پیوند بدن خواہد شدن
ایں ہمہ تاریکیٔ باطل گریزد از زمیں
از فیوض ابر نیسان عطائے ایزدی
آنکہ در زندان گمراہی است محبوس و اسیر
ایں بت ترسا شود محو جمال احمدی
ہر کہ از نخوت نہ پردازد بہ مامور زماں
فتح باب نصرت اسلامیاں نزدیک ہست
چوں جمال یوسفی افروختہ بزم شہود
استقامت باید و ہم صدق و اخلاص درست

ایں دمن از فیض روحانی چمن خواہد شدن
جلوۂ توحید شمع انجمن خواہد شدن
گوہر طبع بشر در عدن خواہد شدن
بر رہ توحید آخر گام زن خواہد شدن
واقف رمز حقیقت برہمن خواہد شدن
کاخ عیش و عشرتش بیت الحزن خواہد شدن
رنج ناکامی نصیب اہرمن خواہد شدن
شاہد جرم حریفاں پیرہن خواہد شدن
تلخ گوئے ایں جہاں شیریں سخن خواہد شدن

سعی در کار است خاکی از پئے اظہار دیں
لشکر محمود آخر بت شکن خواہد شدن

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱۵)

لاہور میں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتقال ہوا۔ تو اس وقت میں بھی لاہور تھا۔ اور گورنمنٹ کالج کی فرسٹ ائیر کلاس میں پڑھتا تھا۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء اور منگل کا دن میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ ۲۵ مئی کی شام کو سورج غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے احمدیہ بلڈنگ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان کے سامنے میں کھڑا تھا۔ میرے ساتھ میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی کے علاوہ اور بھی کئی دوست کھڑے تھے۔ کہ اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فٹن میں بیٹھے ہوئے سیر سے لوٹے۔ فٹن کے دروازہ پر بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بطور محافظ کھڑے تھے۔ جب حضور کی بگھی خواجہ صاحب کے مکان کے سامنے کھڑی ہوئی۔ تو اس وقت حضور کی زیارت کرنے والے لوگوں کا ایک انبوہ تھا جس میں غیر احمدی بھی بکثرت تھے۔ حضور فٹن سے اُتر کر مکان پر جانے کے لئے سیڑھی پر چڑھے (ایک چھوٹی سی چوبی سیڑھی اوپر کمرے میں جانے کے لئے رکھی ہوئی تھی)۔ تو اس موقعہ پر کسی شخص نے گالی دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہمیں دیکھ کر ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں ہونے کے بعد غالباً میاں محمد شریف صاحب نے تجویز کی۔ کہ کل صبح دریائے راوی پر چلیں۔ جب جانے کے متعلق فیصلہ ہو گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے تاکید فرمایا۔ کہ کل صبح ہوسٹل میں تیار رہنا۔ ہم اسی طرف سے آئیں گے۔ اور تمہیں بھی ساتھ لے جائیں گے۔ چنانچہ منگل کی صبح کو میں تیار ہو کر ان کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔ مگر انتظار کرتے کرتے دن کے ۹ بج گئے۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری جو میرے کلاس فیلو تھے انہوں نے کہا۔ کہ آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ آؤ پہلے کھانا کھائیں۔ میں کھانا کھانے کے لئے ان کے ساتھ گیا لیکن نہ معلوم ایک نامعلوم غم کے جو میرے دل پر طاری تھا۔ میں کھانا نہ کھا سکا۔ میں نے عبدالرحمٰن صاحب سے کہا۔ کہ مجھے کوئی حادثہ معلوم ہوتا ہے خدانخواستہ حضرت میاں صاحب پر کسی نے حملہ نہ کر دیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی طرف خیال تک نہ گیا۔ حالانکہ اس سے دو تین دن پہلے حضور علیہ السلام بیمار تھے۔ میں عصر کی نماز پڑھنے کے لئے گورنمنٹ کالج سے احمدیہ بلڈنگ میں گیا تھا میرے سامنے کسی نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کہ حضور اب طبیعت کیسی ہے۔ اسہال میں کچھ فرق ہے؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ میں نے کلوروڈائین استعمال کی ہے۔ اور آگے سے کچھ افاقہ ہے۔ تو اگرچہ میں جانتا تھا۔ کہ حضور بیمار ہیں۔ لیکن باوجود اس علم کے میرا ذہن آپ کے متعلق کسی حادثہ کی طرف نہیں گیا۔ بلکہ یہی خیال غالب ہوا۔ کہ کسی نے حضرت میاں صاحب پر حملہ نہ کر دیا ہو۔ یہ خیال آتے ہی لقمہ میرے ہاتھ سے گر گیا۔ اتنے میں چوہدری فتح محمد صاحب۔ اور شیخ تیمور صاحب کو ہوسٹل کے گیٹ سے نکلتے ہوئے میں نے دیکھا۔ میں اس وقت باورچی خانہ کے سامنے کھانے کی میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے انہیں دیکھا۔ کہ یہ جلدی جلدی باہر جا رہے تھے۔ میں نے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہی ہاتھ کے اشارہ سے ان سے پوچھا۔ کہ کیا ہے؟ انہوں نے کچھ جواب دیا۔ مگر ہم اسے اچھی طرح نہ سن سکے۔ لیکن ہاں یہ ہاتھ کے اشارہ سے ہمیں بلا رہے تھے۔ کہ آؤ۔ وہاں چلیں جس سے میں سمجھا۔ کہ احمدیہ بلڈنگ کی طرف یہ جا رہے ہیں۔ گھبراہٹ ان کے چہروں سے اور رفتار سے نمایاں تھی۔ میں بھی عبدالرحمٰن صاحب کو ساتھ لے کر احمدیہ بلڈنگ کی طرف چلا گیا جب ہم اس سڑک کے محاذ پر پہنچے۔ جو دہلی دروازہ کی طرف سے آ کر لوہاری دروازہ کی طرف جاتی ہے۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک انبوہ ہے۔ جو دہلی دروازہ کی طرف سے آ رہا ہے۔ اور انہوں نے ایک جنازہ اٹھایا ہوا ہے۔ جنازہ کی چارپائی پر جو شخص لیٹا ہوا ہے۔ اس کا منہ کالا کیا ہوا ہے۔ آنکھیں اس کی چمک رہی ہیں۔ اور اس کا سر ہلتا بھی ہے۔ اور جنازہ کے ارد گرد کے لوگ یہ کہہ کر پیٹ رہے ہیں۔ کہ "ہائے ہائے مرزا" میں اس ماجرا کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور کچھ نہ سمجھا۔ ٹانگہ ہمیں جلدی سے احمدیہ بلڈنگ کی طرف لے گیا۔ اور اُترتے ہی ایک شخص سے پوچھا۔ کہ کیا ہے؟ اس نے مجھے جواب دیا۔ کہ سچ ہے۔ میں اس سے کچھ بھی نہ سمجھا۔ اور گھبراہٹ میں بجائے اس سے مزید دریافت کرنے کے سیڑھی سے چڑھ کر اوپر مکان میں پہنچا۔ اور چوہدری ضیاء الدین صاحب مرحوم سے جو باہر بے بسی کی حالت میں زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پوچھا۔ کہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہ سن کر میری ٹانگوں میں سکت نہ رہی۔ اور میں بھی بیٹھ گیا۔ پھر جلدی ہی وہاں سے اُٹھ کر احمدیہ بلڈنگ کے پچھواڑے میں جہاں اس وقت ایک کھیت تھا۔ جا کر خوب رویا۔ اور تنہائی میں دل کی ساری بھڑاس نکالی۔ اس وقت دل کے غم کی انتہاء کو سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

پھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنازہ کے ساتھ گاڑی میں بٹالہ پہونچا امرتسر سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہم نے مغرب کی نماز حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اقتدا میں پڑھی جب بٹالہ پہونچے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تابوت اُتار کر اسٹیشن بٹالہ کے پلیٹ فارم پر رکھا گیا۔ میں بھی ان لوگوں میں سے تھا۔ جنہوں نے رات کو اس تابوت کا پہرہ دیا۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد مبارک باغ والے مکان میں رکھا گیا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے میں نے اور میرے بھائی نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ ہم بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ہمیں باغ والے مکان کے اس کمرہ میں لے گئے۔ جہاں حضور علیہ السلام کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی جنازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہم گئے۔ اور ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاموش چہرہ کو دیکھا۔ اور چپ سے ہو کر رہ گئے۔ اور باہر آ کر اس کمرہ کے سامنے جو توکاٹ کے درخت تھے۔ ان میں سے ایک درخت کے نیچے ہم تینوں کھڑے ہو گئے۔

اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ میں نے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ کو دیکھ کر اپنے دل میں اللہ تعالےٰ سے یہ عہد کیا ہے۔ کہ اگر ساری دنیا بھی حضور کو چھوڑ دے۔ تب بھی میں اس عہد بیعت کو نہیں چھوڑوں گا جو حضور سے کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانب سے آج سے چھپن سال قبل کا ایک مکتوب

کلیات آریہ مسافر میں پنڈت لیکھرام نے حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط درج کیا ہے۔ جو کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر آریہ سماج راولپنڈی کے ایک ممبر بابو پرتاپ بہادر صاحب کے جواب میں لکھا تھا۔ چونکہ اس سے قبل یہ خط احمدیہ لٹریچر میں شائع نہیں ہوا۔ اس لئے آج اس کو "الفضل" میں شائع کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"لالہ پرتاپ بہادر صاحب تسلیم۔ آپ کا خط آیا۔ حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ ارشاد فرمایا۔ کہ آپ اپنے رسالہ کو جو بمقابلہ سرمہ چشم آریہ تالیف کرنے کا ارادہ ہے۔ قبل از طبع اصلاح کرانا چاہتے ہیں۔ مگر ایسی اصلاح ہمارا دستور نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک آپ کا رسالہ بیسیوں جگہ اصلاح پذیر ہوگا۔ سو ہم بعد چھپ جانے رسالہ کے اس کی غلطیوں کی جیسا کہ چاہیئے۔ اصلاح کریں گے جس سے پبلک کو بہت فائدہ ہوگا۔ چپکے چپکے اصلاح کی درخواست کرنا آپ کے مناسب نہ تھا

راقم عبداللہ سنوری۔ ۳۰ جون ۱۸۸۷ء"

خاکسار ملک فضل حسین قادیان

کالج کی تعلیم اور احمدی طالبات

ایک محترمہ احمدی خاتون نے ایک مکتوب ارسال کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ موصوفہ لکھتی ہیں:-

آپ کا مضمون "عورتوں کے لئے مروجہ مغربی تعلیم کے نقصانات" اخبار الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۴۳ء پڑھا اور اس مضمون کے متعلق میں چند ایک خیالات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں۔

اس سے پہلے بھی کئی بار اخبار الفضل میں مروجہ تعلیم کے نقائص لکھتے ہوئے یہی لکھا گیا ہے کہ کالج میں پڑھنے والی لڑکیاں بے نقاب پھرتی ہیں۔ احمدیت کی تعلیم کی پابند نہیں ہوتیں اور اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک برائیاں کالج کی تعلیم کا نتیجہ گنی جاتی ہیں۔ یہ میں مانتی ہوں کہ ہماری یونیورسٹی کا موجودہ تعلیمی نصاب نہ صرف لڑکیوں کے لئے بلکہ لڑکوں کے لئے بھی ضرر رساں ثابت ہوا ہے لیکن اس کا علاج صرف یہ تو نہیں کہ کالج میں پڑھنے والی لڑکیوں پر الزام لگائے جائیں۔ بلکہ علاج تو صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ہماری احمدی جماعت کے تعلیم یافتہ بھائی اکٹھے ہو کر ایک علیحدہ نصاب لڑکیوں کی تعلیم کیلئے رائج کریں۔ اس نصاب میں دینیات کی تعلیم۔ ایک خاص مضمون اور اسکے علاوہ جرأت و بہادری۔ بیماروں کی خدمت کرنا بچوں کی تعلیم و تربیت۔ سلائی۔ خانہ داری۔ کپڑوں کی دھلائی۔ گھر کا رکھ رکھاؤ اور آرائش صحت و ثبات جیسے مضامین بھی شامل ہوں چونکہ یہ مضامین اکثر انگریزی اور فرانسیسی زبان میں زیادہ وضاحت سے درج ہوتے ہیں۔ لہذا تھوڑی بہت انگریزی جاننا بھی ضروری ہے۔ چونکہ عورت آئندہ نسل کی ماں ہے اسلئے اس کے ذمہ ہماری جماعت کے بچوں کی بہترین اور اہم تربیت آتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ ہندوستان میں رہتے ہوئے کچھ سوسائٹی کے طریقے۔ کچھ سیاست اور کچھ یہ بھی جانے کہ دوسری دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ دوسری قوم کی اندھا دھند نقل کرنا حماقت ہے۔ لیکن کسی قوم کی خوبیاں لے لینا بُری بات نہیں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ مغربیت کا اثر محض کالج میں پڑھنے سے ہی ہوتا ہے۔ بلکہ میں نے تو خود دیکھا ہے کہ کالج میں نہ پڑھنے والی لڑکیاں جتنی فیشن کی دلدادہ اور پردہ اُڑا دینے کی حامی ہوتی ہیں۔ اتنی کالج والی نہیں ہوتیں۔ کالج کی تعلیم نہ ہی یہ سکھاتی ہے۔ کہ گھر کا کام خود ہاتھوں سے کرو۔ اور نہ ہی یہ سکھاتی ہے۔ کہ نہ کرو۔ بلکہ میں تو سوچتی ہوں کہ ایسی باتوں میں زیادہ حصہ لڑکیوں کی ماؤں کی تربیت کا اثر ہے۔ ماں اگر چاہے تو اس مغربی ماحول میں لڑکی کو تعلیم دے کر بھی اپنا اسلامی رنگ دے سکتی ہے۔ اور اسی لئے ضروری ہے کہ ماؤں کو تربیت جیسے اہم کام کی طرف توجہ دلائی جائے۔

تو میرا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ آپ جو اعلانیہ کالج کی لڑکیوں کی مذمت کرتے ہیں وہ مناسب نہیں۔ کیونکہ اس کا اثر اُن مستورات پھر اُن بھائیوں پر بہت بُرا پڑتا ہے جو پہلے ہی بچیوں کی تعلیم کے سرے سے ہی خلاف ہیں۔ پھر جب ہم سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ تعلیمیافتہ ہو کر قوم کی خدمت نہیں کرتیں۔ تو ہمارا جواب یہی ہوتا ہے کہ ہم کسی مجلس میں چلی جائیں۔ ہمیں کالج کی تعلیم یافتہ جان کر اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ تو پھر سب پڑھی لکھی لڑکیاں کیسے ایک جیسی ہو سکتی ہیں۔ اور پھر اس کے علاوہ ہماری ان بچیوں پر جو ہنوز تعلیم حاصل کر رہی ہوتی ہیں۔ اچھا اثر نہیں پڑتا۔ اپنے استادوں کی عزت ان کے دل میں کیسے رہے گی۔ اگر آپ جیسی بزرگ ہستیاں سب پڑھی لکھی عورتوں کو بے غیرت خیال فرمائیں گے۔

یہ صحیح ہے کہ تعلیم کے دلدادہ والدین نے اپنے بچوں کو کالج میں تعلیم حاصل کروائی لیکن سب لڑکیاں مرکز میں رہ کر بھی کیسے تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ جبکہ وہاں بورڈنگ ہوس کا انتظام نہیں۔ اور سب والدین بھی نوکری چھوڑ چھاڑ کر دارالامان میں نہیں جا کر رہ سکتے۔ اگر جماعت کو بہترین ماؤں کی ضرورت ہے۔ تو اس کے لئے مرکز میں ایسا انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ مغربی تعلیم کی زد سے لڑکیاں بچ سکیں۔ مجھے خود معلوم ہے۔ کہ میرے والد بزرگوار نے کئی بار مرکزی انجمن میں لکھا کہ میں اپنی بچیوں کو دارالامان میں تعلیم دلوانا چاہتا ہوں۔ چونکہ کوئی انتظام نہ ہو سکا۔ اس لئے ہمیں دوسرے سکولوں اور کالجوں میں جانا پڑا۔ ہماری طرح دوسرے والدین بھی مجبور ہو کر ہی ایسا طریقہ اختیار کر لیتے ہوں گے اگر ڈاکٹری کی تعلیم اور بی۔ اے کرنا اسی قدر بُرا ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ تو اس کے بدلے میں ہمیں ایسا نصاب دیں۔ جو لڑکیوں کو مکمل تعلیم دے۔ ہم اپنی بچیوں کو بھیجنے کو تیار ہیں۔ قادیان میں جو دینیات کی کلاسیں کھلی ہوئی ہیں۔ وہ بے شک دینی لحاظ سے بہت اعلےٰ ہیں۔ لیکن وہاں کی تعلیم یافتہ لڑکی کو ہم آئندہ نسل کی مکمل ماں نہیں کہیں گے۔

میں یہ ضرور کہوں گی۔ کہ تعلیم نسواں کے نصاب کے متعلق جو کچھ بھی قرارداد اس مجلس مشاورت میں پاس ہو۔ کاش اس میں اُن اخلاق عالیہ جو کسی قوم کی ترقی کے لئے بمنزلہ بنیاد ہوتے ہیں کے پیدا کرنے کے ذریعہ بھی سوچے جائیں۔ تاکہ ہماری احمدی جماعت ہر لحاظ سے درخشندہ ستارہ بن کر چمکے۔ آمین

الفضل۔ ہماری محترمہ بہن کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں لکھا۔ کہ کالجوں میں پڑھنے والی لڑکیاں احمدیت کی تعلیم کی پابند نہیں ہوتیں۔ اور ان میں کئی بُرائیاں ہوتی ہیں۔ اور نہ ہم ایسا سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ہر قوم میں شریف لڑکیاں بکثرت ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے کہ احمدی لڑکیاں بالعموم اپنے معیار کو قائم رکھتی ہیں۔ لیکن جو قوم دُنیا کی اصلاح اور اس کے لئے نمونہ ہونے کی مدعی ہو۔ اس میں اگر کوئی ایک آدھ مثال بھی اچھی نہ ہو۔ تو وہ صبر نہیں کر سکتی جب تک کہ اسے دُور کرنے کے لئے پوری پوری کوشش نہ کرے۔

تعلیمی نصاب کے بارہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس تعلیم مقرر کر دی ہوئی ہے۔ اور وہ اس سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرے گی۔ ایسی تصانیف کی اہلیت رکھنے والے احباب کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ مجلس تعلیم کی ہدایات کے ماتحت ایسی کتب کی تیاری میں مدد دی جائے۔

زنانہ بورڈنگ ہاؤس کی تجویز امسال مجلس مشاورت میں پیش تھی۔ مگر کسی مصلحت کی بناء پر سب کمیٹی نے اسے منظور نہیں کیا لیکن حسب ضرورت اسے پھر بھی شوریٰ کے موقعہ پر یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

تحصیل نارووال کے معززین کی ہتک کے خلاف احتجاجی قرارداد

۱۶۔ اپریل کو مواضعات چندر کے۔ منگولے اور پوہلا مہاراں تحصیل نارووال کے تمام زمینداروں کا غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چودھری غلام محمد صاحب ڈسٹرکٹ درباری و سابق ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۳ء قریباً ۲ بجے بعد دوپہر کا واقعہ ہے۔ کہ ژالہ باری کی وجہ سے ہمارے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا بعض حصوں میں کم اور بعض میں زیادہ۔ ژالہ باری کے نقصان کی درخواست جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع سیالکوٹ کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری روانہ کی گئی۔ مورخہ ۱۵۔ اپریل کو جناب افسر مال صاحب ضلع سیالکوٹ دورہ پر تشریف لائے۔ ان دیہات کی طرف سے بعض معززین بطور نمائندگان افسر مال صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور نہایت ادب سے اپنے نقصان کا ذکر کیا لیکن بجائے ہماری دردمندانہ اور عاجزانہ درخواست پر غور فرمانے کے افسر مال صاحب نہایت سختی سے پیش آئے۔ اور درشت کلامی اور دشنام دہی سے کام لیتے ہوئے ہمارے معزز نمائندگان کی سخت تذلیل و تحقیر کی۔ اور جس طرح یہ لوگ ملازمین سے درشت کلامی کے عادی ہیں۔ اسی طرح ہمارے معززین سے سلوک کیا گیا۔ ہم ان تمام دیہات کے زمیندار ان افسر مال کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے افسران بالا سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس نامناسب رویہ پر فوری ایکشن لیں۔ افسر مال صاحب ہمارے نقصانات کا معائنہ اور اسکی تلافی کرتے یا نہ کرتے مگر انہیں ہمارے معزز نمائندگان کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ ہمارے دلوں کو اس افسر کے نامناسب رویہ سے سخت تکلیف ہے۔ اور جب تک اس کا کوئی ازالہ نہ کیا جائے۔ ہمارے دلوں پر یہ صدمہ ہمیشہ باقی رہے گا۔ پس ہم اس ریزولیوشن کے

وربعہ اپنے درر کا اظہار افسران بالا کی خدمت میں کرتے ہوئے ملتجی ہیں۔ کہ ہماری دلجوئی فرمائی جائے۔ (۲) متفقہ طور پر پاس ہوا۔ نہ اس ریزولیوشن کی نقل جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع سیالکوٹ۔ جناب کمشنر صاحب لاہور ڈویژن۔ آنریبل سر چھوٹو رام صاحب وزیر مالیات پنجاب۔ آنریبل جناب ملک خضر حیات خانصاحب وزیر اعظم پنجاب۔ افسر مال صاحب مذکور اور پریس کو ارسال کی جائیں۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع لائل پور:۔ قاضی محمد نذیر صاحب وشیخ عبدالقادر صاحب نے ۱۲ مارچ تا ۱۱ اپریل تبلیغی دورہ کیا۔ احباب نے تبلیغی جلسوں کا انتظام کیا۔ اور تبلیغی و تربیتی تقاریر ہوئیں۔ ہزار ہا انسانوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ جماعت میں تبلیغ کے لئے بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ کئی مقامات پر انفرادی تبلیغ کی گئی اور معترضین کو تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ امسال جماعت احمدیہ لائل پور نے ۱۵ تا ۱۷ مارچ میلہ منڈی مویشیاں پر ایک بک سٹال کھولا جہاں نشر و اشاعت کی طرف سے فروخت کتب کا انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں دونوں مبلغ باری باری تبلیغ کے لئے مقرر تھے۔ اس موقعہ پر سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ اصحاب تک بذریعہ لٹریچر و گفتگو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ بعض ہندو نوجوانوں کے سامنے اسلام کے تمدنی اور سیاسی نظام پر روشنی ڈالی گئی۔ رات کو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ مسجد فضل لائلپور میں مبلغین کی تقاریر کا انتظام کر کے احمدیت کا پیغام دیا گیا۔ ہزار ہا لوگوں نے جو دور دور

کے علاقوں سے منڈی کے موقعہ پر آئے۔ ہمارے خیالات کو نہایت شوق اور دلچسپی سے سنا ۲۱ و ۲۲ مارچ کو یہ وفد آنبہ ضلع شیخوپورہ کے جلسہ میں شامل ہوا۔ اور وہاں دو دن تقریریں کیں۔ جو غیر احمدیوں نے دلچسپی کے ساتھ سنیں۔ ایک رات کالیا متصل آنبہ میں بھی قاضی محمد نذیر صاحب نے تقریر کی۔ ۱۰، ۱۱ کو شہر لائلپور کے جلسہ میں ان مبلغین کے علاوہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر ایک مذہبی کانفرنس بھی زیر صدارت قائم مقام ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع لائل پور منعقد ہوئی۔ جس میں آریہ سماج۔ سناتن دھرم۔ عیسائیت اور سکھ ازم کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کانفرنس میں اس موضوع پر مولوی ابوالعطاء صاحب نے تقریر کی۔ لائل پور کا یہ جلسہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ (نامہ نگار)

ضلع سرگودھا و گجرات:۔ مولوی چراغ دین صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۲ مارچ سے ۱۵ اپریل تک میں نے مولوی عبدالغفور صاحب کے ساتھ مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ اور ہر جگہ تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد کر کے پیغام حق پہنچایا گیا خطبات جمعہ۔ درس وغیرہ میں التزام سے جماعت کی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ نیز ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے بھی ایک جگہ لیکچر دیا۔ مولوی عبدالغفور صاحب نے آریہ سماج سرگودھا کے جلسہ میں شامل ہو کر تبادلہ خیالات کیا اور کئی مقامات کا دورہ کیا۔ ہم تینوں نے ضلع گجرات کے مختلف مقامات کا بھی دورہ کیا اختلافی مسائل پر تقاریر و تبادلہ خیالات کر کے تربیتی کام بھی کیا۔ مختلف نظارتوں کے کام سے تعاون کیا۔ انفرادی طور پر بھی غیر احمدی حضرات کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔

سندھ:۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ۸ فروری تا ۱۵ اپریل ۲۷ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ غیر احمدیوں سے چار مواقع پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ یکصد آدمی کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ سندھی میں ایک ٹریکٹ ایک ہزار شائع کیا گیا۔ تبلیغی لٹریچر بغرض مطالعہ دیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر ناصر آباد میں پراونشل انجمن احمدیہ کا اجلاس کیا گیا جس میں حضور نے تبلیغ کے لئے ضروری اور مفید ہدایات دیں۔ جن پر عمل کی کوشش کی جا رہی ہے، جماعتوں میں قرآن کریم اور احادیث کا درس دیا گیا۔ بعض اصحاب کو تحریک کر کے الفضل جاری کرایا گیا۔ سلسلہ کی دیگر تحریکات میں حصہ لیا گیا۔ دو اشخاص بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ فالحمد للہ۔

سرگودھا:۔ گیانی واحد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ۲۶ فروری تا ۷ مارچ اس علاقہ کے مختلف مقامات پر چار لیکچر اختلافی مسائل پر دیئے گئے۔ چک ۱۱۲ کے گوردوارہ میں تبلیغ کی۔ شہر سرگودھا میں منڈی مویشیاں کے موقعہ پر پادریوں کی طرف سے جلسہ میں اعتراضات کے جوابات اور سکھ مسلم اتحاد پر میں نے دو تقاریر کیں۔ خاتمہ پر ایک سکھ نے ایک روپیہ انعام دیا۔ جو اس کی دلشکنی کے خوف سے قبول کر لیا گیا۔ ۲۴ تا ۳۱ مارچ ضلع جالندھر کے تین مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی میں تقاریر کیں۔ آڈر۔ اور بنگہ میں جلسے کئے گئے اور غیر احمدی مولویوں کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔

مالابار:۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری لکھتے ہیں۔ یکم تا ۷ اپریل تین مقامات کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ انفرادی طور پر تربیت و تعلیم جماعت کا کام کیا۔

سرینگر:۔ مولوی عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں۔ ۸ تا ۱۴ اپریل ۱۱ اشخاص کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض کو ٹریکٹ اور کتب مطالعہ کیلئے دیں۔ درس قرآن دیا گیا۔ خطبہ جمعہ پڑھایا اور خدام کو باقاعدگی کی تلقین کی گئی۔

کراچی:۔ مولوی محمد یار صاحب عارف لکھتے ہیں کہ ۲ تا ۱۵ اپریل دس افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ جن میں سے تین فوجی ڈاکٹر تھے۔ انجمن ہال میں تربیت جماعت و تبلیغ کی اہمیت پر تقریر کی گئی۔ سکھوں کی دعوت پر ان کے جلسہ میں سکھ مسلم اتحاد اور اسلام و احمدیت کے اعلیٰ اصول پر تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ تفسیر کبیر و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا کام کیا گیا۔

سانگھڑ:۔ مولوی بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں ۱۴ تا ۲۰ اپریل۔ صالح نگر اور مضافات کا دورہ

لنڈن ۳۰ اپریل۔ ٹیونیشیا کے متعلق بیان دیا گیا ہے کہ پہاڑیوں میں اتحادی افواج کا دباؤ برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ مگر لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ حملے اور دشمن کے جوابی حملے برابر ہو رہے ہیں۔ شمالی کنارہ میں میٹور کو خطرہ اور بڑھ گیا ہے۔ اور اتحادی توپیں شہر کو جانے والی سڑکوں پر جو جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ سخت گولہ باری کر رہی ہیں۔ فرانسیسی اور امریکن فوجیں پونٹ ڈوفس کے علاقہ میں اپنے قدم مضبوط بنا رہی ہیں۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ گذشتہ رات سائپرس پر ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ اتحادی شکاری ہوائی جہاز فوراً فضا میں پہنچے اور دشمن کے دو جہاز سمندر میں گرا دیئے۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ کل شام برطانی طیاروں نے ہالینڈ کے کنارہ کے پاس دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر زور کا حملہ کیا گیا۔ سامان لے جانے والے دو جہازوں پر تارپیڈو لگے۔ ایک سرنگیں صاف کرنے والے اور کئی حفاظت کرنے والے جہازوں پر مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی۔

ماسکو ۳۰ اپریل۔ روسی فوجیں لینن گراڈ سے ٹیکسی تک چوکس کھڑی ہیں۔ راستوف کے مغرب کی طرف نرلقیہ کیلتو میں گولے برسا رہی ہیں۔ گشتی دستے سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ نے بڑے بڑے ٹینک روسی محاذ پر بھیجدئے ہیں۔

دہلی ۳۰ اپریل۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اراکان کے محاذ پر ایک دوسرے پر حملے اور جوابی حملے برابر ہو رہے ہیں۔ لگاتار کئی زور کی جھڑپیں بھی ہوئی ہیں۔ مگر لڑائی کی عام حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اتحادی طیارے حملے کر کے اپنی فوجوں کو بڑی مدد پہنچا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل۔ امریکہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ یکم اپریل سے ۱۲ اپریل تک جنوب مغربی بحرالکاہل میں امریکی طیاروں اور جہازوں کی کارروائی سے ۹۰ ہزار ٹن کے جاپانی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ اب اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ان میں سے ۴۲ ہزار ٹن کے جاپانی جہاز یقینی طور پر غرق ہو چکے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انقرہ ۲۹ اپریل۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یورپین ترکی کے علاقہ پر پرواز کرتے ہوئے ایک اطالوی طیارے کو گرا لیا گیا ہے۔ اسکے طیارہ رانوں کو نظر بند کر لیا گیا ہے۔

بلفاسٹ ۲۹ اپریل۔ شمالی آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر اینڈریوز نے آج اپنے عہدہ سے استعفےٰ پیش کر دیا۔ ڈپٹی پرائم منسٹر سر بسول بروک سے نئی وزارت مرتب کرنے کیلئے کہا جائیگا۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل۔ امریکہ کے ۸۵ ہزار مزدوروں نے جو کوئلے کی کانوں میں کام کرتے ہیں۔ کام چھوڑ دیا ہے۔ اور تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ کیا ہے۔ کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی انجمن نے عام ہڑتال کرنے کی دھمکی دی ہے۔ مزدوروں کی انجمن کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ اگر مزدوروں کے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو چار لاکھ پچاس ہزار مزدور جو کوئلے کی کانوں میں کام کرتے ہیں۔ جمعہ کو نصف رات کے وقت کام چھوڑ دیں گے۔

واشنگٹن ۲۹ اپریل۔ صدر روزویلٹ نے ہڑتالی مزدوروں سے اپیل کی ہے کہ ہفتہ کے روز دس بجے تک کام پر واپس آجائیں۔ ورنہ صدر اور افواج بحری و بری کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے جو اختیارات حاصل ہیں۔ ان سے قومی مفاد کے تحفظ کے لئے کام لوں گا اور مساعئی جنگ میں خلل نہ پڑنے دوں گا۔

لاہور ۲۹ اپریل۔ پنجاب کی بڑی بڑی منڈیوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ابھی نئی گندم بھاری مقدار میں منڈیوں میں آنی شروع نہیں ہوئی تاہم نرخوں میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ بیوپاریوں کا اندازہ ہے کہ گندم کے صحیح نرخ ماہ مئی کے وسط میں مقرر ہونگے۔ جو غالباً سات اور آٹھ روپے کے درمیان ہوں گے۔

سان فرانسسکو ۲۹ اپریل۔ امریکہ کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ٹوکیو پر بمباری کرنے کے بعد چین کے جس ساحلی علاقہ میں امریکن جہاز اترے تھے۔ اس میں جاپانیوں نے ہر چینی مرد عورت اور بچے کو ہلاک کر دیا ہے۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے امریکن گورنمنٹ کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں اس حقیقت کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اور امریکن گورنمنٹ سے مزید امداد طلب کی ہے۔

لنڈن ۲۹ اپریل۔ پولش گورنمنٹ نے گذشتہ رات لنڈن سے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں منجملہ دیگر باتوں کے روسی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ روس کی سرزمین پر جو پولش سپاہی لڑ رہے ہیں۔ انہیں آزاد کر دیا جائے۔

کراچی ۲۹ اپریل۔ کراچی کے سب سے گنجان آباد علاقے میرٹ روڈ پر جہاں بہت سے بینک ہیں۔ کل شام ایک دلیرانہ ڈاکہ پڑا جس میں ڈاکو چار اشخاص کو ریوالوروں سے مجروح کر کے ۱۷ ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گئے۔

لنڈن یکم مئی۔ اسوقت ٹیونیشیا کی لڑائی دوسرے دور میں سے گذر رہی ہے۔ اتحادی فوجوں کو جو کامیابیاں ہو رہی ہیں۔ اسے دیکھ کر دشمن اپنا سب کچھ لڑائی میں جھونک رہا ہے۔ وسطی محاذ میں دشمن کے بہت سخت جوابی حملوں کی وجہ سے اتحادی فوجوں کو کچھ پیچھے ہٹنا پڑا مجز الباب کے علاقہ میں اتحادی فوج کو ایک سات سو فٹ بلند پہاڑی کو خالی کرنا پڑا۔ فرانسیسی اور امریکن فوجوں نے بیزرٹا کی طرف ۲½ میل پیشقدمی کی ہے۔ اور چھ سو فٹ بلند پہاڑی پر قابض ہو چکی ہیں۔ جہاں سے شہر صاف نظر آرہا ہے۔ جو یہاں سے صرف بیس میل ہے دشمن کے شدید حملوں کے پیش نظر امریکن فوجوں نے تین پہاڑیوں کو خالی کر دیا ہے۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج نے ایک چھوٹا سا حملہ کر کے اس جگہ پر قبضہ کر لیا۔ جہاں وہ قبضہ کرنا چاہتی تھی۔ جنرل آئزن ہور اگلے مورچوں کے معائنہ کے بعد الجیریا واپس پہنچ گئے ہیں۔

برمنگھم یکم مئی۔ وزیر ہند مسٹر امری نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ٹیونیشیا میں ہٹلر جس طرح فوجیں اور سامان جنگ جھونک رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے وہ دوسرا نورچہ سمجھتا ہے۔ مگر پھر بھی یہاں اسے نقصان ہی نقصان پہنچ رہا ہے۔ جاپان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اتحادی اقوام کے مفاد کے لئے ایشیائی لڑائی بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی یورپ کی۔

لنڈن یکم مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ موسیو لاوال ہٹلر سے ملاقات کیلئے جرمنی گیا۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ اس کا مقصد دونوں ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اچھے تعلقات قائم کرنا ہے۔

ماسکو یکم مئی۔ موسیو سٹالین نے ایک اعلان میں کہا ہے۔ کہ مشرق و مغرب دونوں طرف سے حملے کر کے جرمنوں کو عنقریب مغلوب کر لیا جائے گا۔ لڑائی کا پانسہ پلٹ چکا ہے اور اتحادیوں کی کامیابی صاف نظر آرہی ہے۔ جرمنوں کا یہ خیال کبھی پورا نہ ہوگا۔ کہ امریکہ برطانیہ اور روس ایک دوسرے کو چھوڑ دینگے۔

ماسکو یکم مئی۔ روسی محاذ پر کسی جگہ بھی لڑائی کی حالت میں کوئی ردوبدل نہیں ہوا۔ کل بحیرہ اسود میں ایک فوج لے جانے والا جرمن جہاز غرق کر دیا گیا۔

لنڈن یکم مئی۔ برطانی طیاروں نے کل برٹینی کے پاس دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کر کے دشمن کا ایک سرنگیں صاف کرنیوالا جہاز غرق کر دیا۔

دہلی یکم مئی۔ حکومت ہند نے ایک اعلان میں حکم دیا ہے۔ کہ کپاس کی نئی فصل کے لئے وعدوں کے سودے کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ۳۰ اپریل کے بعد کے وعدے کے سودے ناجائز متصور ہوں گے۔ خلاف ورزی کی سزا تین سال تک قید اور جرمانہ تک ہو سکتی ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ حکومت اس کارروائی کو کافی نہیں سمجھتی اور مزید اقدام کے لئے گہرا غور کر رہی ہے۔

لائل پور یکم مئی۔ پراونشل ہندو مہا سبھا کے اجلاس کے صدر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ مسلم لیگ کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ ہندوستان میں دو قومیں آباد ہیں۔

کلکتہ یکم مئی۔ سید بدرالدجیٰ سیکرٹری پروگریسو کولیشن پارٹی کلکتہ کے میئر منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے مدمقابل مسٹر اصفہانی ممبر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کو ۲۹ اور انہیں ۳۲ ووٹ حاصل ہوئے۔

امرتسر ۲۹ اپریل۔ مرچ سیاہ -/۶۳ اجوائن دانہ -/-/۱۰ تا -/۴/۱۰ ہرڑ -/-/۹ روپیہ گوند کتیرا -/۵۴ تا -/۷۵۔ خشخاش -/۷/۲۶ دیٹھے -/۱۲/۷۔ پھول گلاب -/۵۰۔ آلو بخارا -/۲۶۔ سونف -/۸/۱۵۔ ہلدی پسی ہوئی -/۱۷

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر